مثنوی

فغانِ ناصر

حضرت عمدۃ السالکین سید العارفین مولانا محمد
شفیع خواجہ ناصر الدین صابری چشتی
رامپوری رحمۃ اللہ علیہ

لا معبود الا اللہ لا مقصود الا اللہ لا موجود الا اللہ

الحمد للہ کہ درین ایام مثنوی بے مثیل و بے نظیر از تصنیف شریف شیخ وقت مست جام عرفان ناصر الاسلام ابو الفیضان مولانا و مرشدنا حضرت مولوی محمد شفیع صاحب متخلص بہ خواجہ ناصر دام برکاتہم رئیس قصبہ برام پور ضلع سہارنپور محلہ محل مسمّٰی بہ

مثنوی

فغانِ ناصر

فغانِ ناصرِ ناشاد ہے یہ
کتابِ نالہ و فریاد ہے یہ

پڑھے یا جو سنے اس مثنوی کو
الٰہی دو جہان مین سرخرو ہو

مطبع نادری واقع بریلی باہتمام بشارت علی طبع شد

حق حق حق

ہو ہو ہو

مثنوی

فغانِ ناصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ نبیہ الکریم

کہ ہر ناصر خیالِ دل ہے تیرا | تو کہنا مان اے درویش میرا

دہن سے کھینچکر تیغِ زبان کو | مسخّر کر دیارِ جاودان کو

برنگِ عندلیبِ خوش لحن ہو | خدا کی حمد مین گلبانگ زن ہو

تو تیغِ طبع کا جوہر عیان کر | زبان کو حمد مین گوہر فشان کر

لکھون کسطرح حمدِ پاکِ یزدان | قلم ہے خوف سے چون بید لرزان

مگر امداد سے خیر الورا کی | ثنا ہو جائے شاید کچھ خدا کی

جسے کہتے ہین خلّاقِ دو عالم | نمونہ اوسکی قدرت کا ہے آدم

وہ بے مادر پدر ہے خود اکیلا | ہزارون روپ مین ہی کھیل کھیلا

کہین سبزہ کہین غنچہ کہین گل | کہین قمری کہین گلبانگِ بلبل

حسینون مین کہین حسن آزما ہے | کہین شعلہ رخون مین جلوہ زا ہے

کسیکو دردِ فرقت سے رُلایا | کسیکو وصلِ دلبر سے ہسایا

کسیکو دامِ کاکل مین پھسایا | کسیکو ساغرِ عشرت پلایا

کسیکو طولِ شامِ غم دکہاکر
کیا یہ ریختہ فرقت مین لب پر

غزل

شبِ فرقت ہوئی پنہان کہان صبح
نظر آتی نہین اے آسمان صبح

نقاب اُلٹا جورات اوس مہروش نے
ہوئی روئے منور سے عیان صبح

نہ تڑپا دردِ دل سے کب شبِ ہجر
ہوئی کب مجہکو بے آہ و فغان صبح

یہی شب ہے چلے جانا گہر اپنے
ذرا ہونے تو دیجے مہربان صبح

کہون مین زلف کو کیون ہمسرِ رُخ
بہلا ناصر کہان شب اور کہان صبح

عجب گل کاریان کی باغِ جان مین
دکہائے رنگِ نیرنگی جہان مین

وہ زیبا صورتین دلکش بنائی
کہ جسکی ماہیت اصلا نہ پائی

کسی کا وِرد اَللّٰہُ الصَّمَدْ ہے
کہین ذکرِ صنم جائے صَمَدْ ہے

اوسی کا رنگِ صنعت ہی جہانین
زمین و آسمان کون و مکان مین

پری ہے یا بشر ہے یا ملک ہے
غرض جو کچھ ہے سب اُسکی جہلک ہے

مبرّا فہم سے اُسکی خدائی
فزون علم و خرد سے کبریائی

بنائے ایک قطرے سے منی کے
تعجب خیز کیا کیا اُسنے پُتلے

بنائے چرخ پر خورشید و مہتاب
زمین پر انبیا ابدال و اقطاب

نکوئی مثل ہے اُسکا نہ ہمسر
ہے اُسکی ذات بس اَللّٰہُ اَکْبَرْ

خداوندا توئی معبودِ عالم
خداوندا توئی مقصودِ عالم

بکعبہ نیت آور دیست جانم
اگر در بادیہ میرم ندانم

بگویم چُنین کن یا چنان کن
بمن آنچہ روا داری ہمان کن

بمن دہ جُرعۂ از جامِ عرفان
کہ ہستم طالبِ ذاتِ تو یزدان

منم ناصر مرا نصرت عطا کن
مراد ارائے اقلیم بقا کن

روایت

سنا ہے ایک تہا دیوانہ مجنون
کہا اُسنے کہ اے خلاقِ بیچون

ہے ایسی چیز میرے پاس خوشتر
نہین تیرے خزانے مین میسّر

ہوا اسطرح سے فرمان صادر
بیان کر ہمسے وہ کیا شے ہی نادر

ہمارے جو خزانے مین ہو نابود
وہ کیا ہے چیز تیرے پاس موجود

کہا اُسنے کہ اے غفّار ستّار
رکہون مین تجہسا حامی اور مددگار

ترے ایسا خزانے مین کہان ہی
کہ جیسا تو شہ کون و مکان ہی

تو واحد ہے تو یکتا ہے اَحَد ہی
تو لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ صَمَد ہی

کہا کیا خوب اس شوریدہ سر نے
خدا کے عاشقِ تفتہ جگر نے

ہوا اسطرح اُس بندیکو فرمان
یہ سچّی بات ہی سچّا اِسے جان

تری اس گفتگو مین عیدِ خوشنحو
خلافِ حق نہین ہی یک سرِ مُو

مین ایسا ہی ہون جیسا تو نے جانا
تجہے لازم غمِ الفت ہے کہانا

برنگِ ناصرِ بیتاب و مضطر
غزل یہ عاشقانہ تو پڑہا کر

غزل

فغان کرتا ہون مین چلئے امان ڈہونڈ
ہمیشہ زیر زمین سے آسمان ڈہونڈ

چہپوگے لاکہہ پردون مین بہی گر تم
نگاہِ شوق بیکس مہربان ڈہونڈ

حسین تمسا زمانے مین نہ پایا
پہرے ہر سو زمین و آسمان ڈہونڈ

نشان اوس شورشِ دیر و حرم کا
یہ آہ و نالہ و شور و فغان ڈہونڈ

گذریہہ عالمِ امکان سے ابدل
نہ مثلِ خضر عمرِ جاودان ڈہونڈ

جو رکہتا ہو مری گردن سے پیچہ لاگ
وہ خنجر تو برائے امتحان ڈہونڈ

کرین پھر تار تار اے دستِ وحشت
ہمارے دامنون کی دھجیان ڈھونڈ

جو مشقِ ناوکِ مژگان ہی منظور
مقامِ گوشۂ ادا ابرو کمان ڈھونڈ

خیالِ مغفرت ناصرؔ اگر ہے
رضائے خالقِ ہر دو جہان ڈھونڈ

کرون مین ناز اپنی زندگی پر
کہ دل شیدا ہے تیری بندگی پر

تو میرا رب ہے مین بندہ ہون تیرا
ہے تیرا نام وردِ پاک میرا

مین بردہ ہون ترا تو میرا آقا
مین بندہ ہون ترا تو میرا مولا

مین کیون خوفِ قیامت سے ہون مضطر
ہے تیرا ظلِّ رحمت میرے سر پر

تو ہی لایق خدائی کے ہی خلاق
تو ہی ہے عالمِ ہستی کا رزّاق

نہین ہے تیری بخشش کی نہایت
نہین لطف و کرم کے تیرے غایت

ہے تیرا جوشِ بخشش بحر آسا
ترا فضل و کرم ہے مثلِ دریا

سمندر جبکہ آوے جوش اوپر
خس و خاشاک سب لیجا بہا کر

اسی طرح ترا بھی بحرِ رحمت
جب آئے جوش پر از راہِ شفقت

ہمارے جرم و عصیان کو بہائے
کمالِ شانِ رحمت کو دکھائے

بڑائی کے بزرگی کے کمالات
تجھی کو مرے ربّ بیا ہین ترا ذات

تو سب عیبون سے ہے ایسا مبرّا
نہین انگشت رکھنے کی کہین جا

نہار و لیل سے شام و سحر سے
مبرّا جان رب کو خیر و شر سے

رہِ شام و سحر اسمین نہین ہے
خوشی غم کا اثر اوسمین نہین ہے

کسیکا وہ نہین محتاج زنہار
سب اوسکے سامنے محتاج و لاچار

بلندی اور پستے سے مکان سے
وہ برتر ہے زمین و آسمان سے

دلونکے بھید کو وہ جانتا ہے
دو عالم حکم اوسکا مانتا ہے

جو اُسکے ماسوا ہے سب فنا ہے
اُسیکی ذاتِ یکتا کو بقا ہے

اُسیکے بلبل و گل مین ہین نغمے
اُسیکے سرو و قمری مین ہین چرچے

حسینون مین اُسیکی جلوہ ریزی
پریزادون مین اسکی عشوہ بیزی

اوسیکی دلجلون مین قصہ خوانی
اوسیکی عاشقون مین جانفشانی

اُسیکی اہلِ دل مین جستجو مین
اُسیکی صوفیا مین آرزو مین

اُسیکی گفتگو ہے گفتگو مین
اُسیکا رنگ و بو ہے رنگ و بو مین

اُسیکے نور سے ماہ منور
اُسیکے نور سے خورشید و اختر

کری گو لاکھہ کوشش جستجو نے
نہ پایا بھید پر اوسکا کسو نے

وہ اپنی شانِ قدرت مین ہی یکتا
وہ اپنے آپ صنعت کا ہو شیدا

کسیکو جلوۂ معنی دکہایا
کسیکو دامِ صورت مین پہسایا

کسیکا نفس فرعونی بنایا
کسیکو موسوی جلوہ دکہایا

کسیکو صورتِ پاکیزہ دیکر
بنایا حسنِ غارتگر کا منظر

کسیکو عاشقِ مضطر بنا کر
کیا رسوا برنگِ قیس دردر

مجھے بھی کاسۂ وحدت پلایا
دوئی کے نقش کو دل سے مٹایا

دوئی ہے پردۂ غفلت کا نیرنگ
دوئی کرتی ہے یکسوئی کا دل تنگ

دوئی جب ہے تو یکسوئی کہان پھر
رہِ وحدت مین یکرنگی کہان پھر

درین رہ حاصلی جز بیدلی نیست
دو دل بودن بجز بے حاصلی نیست

الٰہی میرے دل سے کہو دوئی کو
مرا دل منبعِ اسرارِ ہو ہو

محبت مین تری نالے کرون ہو
طلب مین ٹہوکرین کہاتا پھرون ہو

ہوا ہون ایسا دل سے تجھپہ مفتون
بنا ہون عشق مین اُستادِ مجنون

قلندر وش ملامت کیش ہو نین
تری درگاہ کا درویش ہو نین

مین تیری جستجو مین رات دن ہون
طلب مین تیری ہون از صغرِ سن ہون

ہے تیری یاد مین بچپن سے تا حشر
طلب مین تیری جان و تن سے تا حشر

جہان راحت سے بستر پر ہے سوتا
مین شب بہر یاد مین ہون تیری روتا

ہون تیری شمع رخ سے لو لگائے
مری نظرون مین کوئی کیونکر آئے

ہون تیری یاد مین ہر لحظہ مضطر
ہوئی ہے نیند و بیداری برابر

کرون طاعت کبھی مسجد کے اندر
کبھی جنگل کبھی حجرے مین جا کر

کبھی میخانے کو حسرت سے دیکھون
کبھی بتخانے کی چوکھٹ پہ بیٹھون

کبھی لبیک ہے میری زبان پر
برہمن کی کبھی ناقوس در بر

کبھی بیت الصنم کا دم بہرون ہون
کبھی بیت الحرم پر جان و تن ہون

ہون تیری یاد مین ہر لحظہ ہر دم
نہین خبر تیرے غمکے اور کچھ غم

غرض ہون جستجو مین تیری دن رات
نہین لگتا پتا ہیہات ہیہات

شب غم سے کبھی ردّ و بدل ہے
کبھی حسرت سے یہ لب پر غزل ہے

غزل

محبت مین تری کیا کیا نہ دیکھا
مگر تجھکو نہ دیکھا تھا نہ دیکھا

غضب ہے چلدیئے یکلخت اٹھکر
تماشائے دلِ شیدا نہ دیکھا

جلے پروانہ سان او شمع رو ہم
مگر تجھ سا بھی بے پروا نہ دیکھا

گریبان پنجۂ وحشت نے پھاڑا
ترا بندِ قبا جب وا نہ دیکھا

رہے ہائے کبصورت گردِ عشاق
کبھی وہ ماہ وش تنہا نہ دیکھا

اڑائی خاک گو ہمرنگِ مجنون
غبارِ ناقۂ لیلا نہ دیکھا

چراغِ داغِ الفت کو ہوا سے
کبھی ہوتے ہوئے ٹھنڈا نہ دیکھا

سبکرو ہین ترے کوچے کے رہبر
گئے ایسے کہ نقشِ پا نہ دیکھا

وہ ساقی ہم ہین مستِ بادۂ غم — کہ لطفِ خندۂ مینا نہ دیکھا
پھرایا چارسو شوقِ لقا نے — قیام اپنا کبھی یکجا نہ دیکھا
کبھی محفل مین ساقی تیری ہمنے — قیامِ ساغرِ صہبا نہ دیکھا

رولایا ایسا کس مہوش کے غمنے
کبھی ناصر تجھے ہستا نہ دیکھا

ترا اب قول آیا ہے مجھے یاد — کہا دل سے کہ کیون ہوتا ہے ناشاد
وہ خود قرآن مین کرتا ہے آگاہ — تو ایدل کس لئے پھرتا ہے گمراہ
ذرا تو نَحنُ اَقرَبُ کا سبق لے — مجھے بھی بادۂ وحدت پلادے
وہ جب شہ رگ سی بھی نزدیک تر ہی — تو کیون پھر ہجر مین آشفتہ سر ہی
الٰہی دردِ الفت کی دوا دے — دوئی کے نقش کو دل سے مٹا دے
مئے قربت کا دی جلد ایسی اک جام — کہ تا کھلجائے سب آغاز و انجام
مرے دل سے اوٹھا دنیا کی لذت — دکھا رنگِ بہارِ باغِ وحدت
دوئی کے خار و خس کو دل سی کر دور — مئے وحدت سے کر خاطر کو معمور
جدائی مین تری یارب مرا دل — تڑپتا ہے برنگِ مرغِ بسمل
تو خضرِ جادۂ عرفان مجھے کر — بتادے میرا دل وحدت کا منظر
صفات و ذات مین یکتا تو ہی ہی — تو ہے بے مثل و بے ہمتا تو ہی ہی
کیا بے باپ کے عیسےٰ کو پیدا — کیا قدرت کی طاقت کو ہویدا
جو موسےٰ کو جمال اپنا دکھایا — تو کوہِ طور کا سرمہ بنایا
خلیل اللہ ہو آذر کے پیدا — پسر ہو نوح کا بدعت پہ شیدا
تو ہی گلزار آتش کو بنائے — تو ہی نمرود کو نیچا دکھائے
تری تعریف ہو کیونکر زبان سی — فزون ہے وصف تیرا ہر بیان سے

ترے شوقِ لقا کی کیا کہوں بات
جلوں ہوں آتشِ فرقت سے دن رات

تجھے کرتا ہوں میں آٹھوں پہر یاد
ہے تیری یاد سے ہر لحظہ دل شاد

جو کرتا ہوں میں درد و غم کی تحریر
تو اُسکے ساتھہ ہے یہ میری تقریر

غزل

نہیں کچھہ میں ہی ازدناتوان تنگ
ہے اُس معشوق سے سارا جہان تنگ

وہ بلبل ہوں مرے نالوں سے برسوں
رہا صیّاد و عاجز باغبان تنگ

کہو قاتل سے لائے جلد شمشیر
ہوا جاتا ہے وقتِ امتحان تنگ

جنوں اس طرح ہوئے دشت سے میرے
نہیں کب وسعتِ کون و مکان تنگ

خوشی سے اسقدر پھولا شبِ وصل
ہوا جاتا ہے میں جسمِ ناتوان تنگ

عنادل کہتے ہیں اُس گل کے منہ پر
دہن غنچے کا ہے ایسا کہان تنگ

دلِ مضطر نہ کیوں گھبرائے ناصر
قفس سے بھی ہی کچھہ بڑھکر مکان تنگ

تری قدرت کی طاقت کون پائے
ترے اسرار پر کیا فہم جائے

تو جو چاہے کرے اک پل کے اندر
بنائے نوعِ انسانی کا بندر

تو اپنا رازِ حکمت جانتا ہے
تو ہی نیکی بدی پہچانتا ہے

کسیکو دولت و حشمت عطا کی
کسی بیکس کو عسرت کی غذا دی

کوئی سردی سے ٹھہر ٹھہر کر رہا ہے
کہیں کمخواب گھوڑوں پر پڑا ہے

کسیکو تختِ عزت پر بٹھایا
کسیکو خاکِ ذلت پر سُلایا

کسی جا کوسِ فرحت بج رہا ہے
کسی کا شورِ رحلت ہو رہا ہے

بنا ہے کوئی دولہا اور دُلہن
کسیکا ہو رہا تیار مدفن

کسیکے فرق پر سہرا بندھا ہے
کسیکا غسلِ میّت ہو رہا ہے

کسیکی فیل کے اوپر عماری — کسیکی خر کے پالان پر سواری
کوئی شادان پھرے گھوڑے کے اوپر — کوئی ہے پاپیادہ خاک برسر
کوئی محلون کے اندر شاد وخندان — کوئی بے خانمان جیون بید لرزان
تو اک دم مین کرے دنیا کو بیدم — کسے طاقت جو مارے کچھہ ذرا دم
تجھکو بادشاہت ہے سزاوار — توہی ہے عالم ہستی کا سردار
توہی ہے داور دادار عالم — کیا بے باپ پیدا ابن مریم
ثنا سے تیری عاجز انبیا ہین — تحیر مین تمامی اولیا ہین
ظن و وہم و خرد جب وان نہ پہنچے — تو تیرا وصف کوئی کیسے لکھے
توہی تلقین کچھہ اپنی ثنا کر — توہی تعلیم حمد لے کبریا کر
قلم مین یہ کہان طاقت ہے ناظم — زبان مین یہ کہان قوت ہے ناظم
کہ اوس سے ہین کرون حمد الٰہی — ثنائے ذات پاک کبریائی
بس اب ناصر صف الفت مین آکر — ادب سے وصف محبوب خدا کر
اگر ہے قربت حق تجکو مطلوب — پکڑلے گوشہ دامان محبوب

نعت خلاصہ موجودات سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ سرور ہر دو سرا ہے — محمدؐ شافع روز جزا ہے
محمدؐ نور پاک کبریا ہے — محمدؐ باعث ارض وسما ہے
جمال مصحف انوار سرمد — محمدؐ ہے محمدؐ ہے محمدؐ
وہ محبوب خدا سردار عالم — چراغ افروز بزم نوع آدم
محمدؐ جلوہ حسن ازل ہے — محمدؐ علت ہر جزو و کل ہے
قلم نے جب لکھا نام محمدؐ — گرا سجدے مین لیکر نام احمد
دو عالم نور سے اونکے بنا ہے — خدا نے شان مین اونکی کہا ہی

محمدؐ تجکو گر پیدا نکرتا ‌ ‌ ‌ زمین و آسمان کرتا نہ پیدا

کیا تجکو دو عالم مین مکرّم ‌ ‌ ‌ بنایا واسطے تیرے دو عالم

محمدؐ کیا ہے محبوبِ خدا ہے ‌ ‌ ‌ محمدؐ شمعِ بزمِ انبیا ہے

محمدؐ مقتدائے اولیا ہے ‌ ‌ ‌ محمدؐ پیشوائے اصفیا ہے

محمدؐ رحمۃ اللعالمین ہے ‌ ‌ ‌ محمدؐ زینتِ عرشِ برین ہے

جہان مین جتنے گذرے اولیا ہین ‌ ‌ ‌ یہ جتنے اتقیا یا باخدا ہین

سبہون نے اسطرح سی گفتگو کی ‌ ‌ ‌ ملے گر خاک اُنکے نقشِ پا کی

بجائے سرمہ ہم آنکہون مین ڈالین ‌ ‌ ‌ دلِ بیتاب کی حسرت نکالین

یہی ناصر کی بہی یارب دعا ہی ‌ ‌ ‌ ترے دربار مین یہ التجا ہے

مئے توحید کا کاسہ پلادے ‌ ‌ ‌ جمالِ پاک احمد کو دکہادے

مِری بزمِ نبی مین دست رس ہو ‌ ‌ ‌ خیالِ غیر سے خالی ہوس ہو

تو ایسا فضل کر اللہ مجہپر ‌ ‌ ‌ کہ ہو حاصل الٰہی حجِ اکبر

مین جاؤن عافیت سی پہر مدینہ ‌ ‌ ‌ جہان ہے نورِ رحمت کا دفینہ

عجب کچہہ بیکلی سی بے کلی ہی ‌ ‌ ‌ نہین کہلتی مرے دلکی کلی ہی

کسو صورت نہین ملتا ہی آرام ‌ ‌ ‌ وفورِ شوق سے ہون وقفِ آلام

کمان ابرو نے ایسا تیر مارا ‌ ‌ ‌ کہ مرغِ دل ہوا ہے پارہ پارہ

جلایا آتشِ ہجران نے ایسا ‌ ‌ ‌ بنا ہے شعلہ آسا جسم سارا

عجب ہی شوخیون پر دلکی حسرت ‌ ‌ ‌ طبیعت کا ہی آنا ہی قیامت

لبون پر کیون نہ جانِ ناتوان ہو ‌ ‌ ‌ جب ہر دم آہ و نالہ بر زبان ہو

دل اُلجہا جب سے گیسوئے صنم مین ‌ ‌ ‌ غزل پڑہتا ہون یہ بیت الحرم مین

غزل

ہوا ہے جبسے تیرا مبتلا دل	تو قابو مین نہین میرے رہا دل
تمہارا آشنا جب سی ہوا ہے	ہوا ہر چیز سے نا آشنا دل
کرون دونون ہی کو مین تجھپہ قربان	برابر ہے مجھے کیا جان کیا دل
کسیکی گردشِ چشم سیہ سے	ہوا ہے پسکے میرا سرمہ سا دل
پتا دل کا نہین پہلو مین میرے	کوئی شوخِ ستمگر لے اوڑا دل
ہوا پہر کاکلِ پیچان کا سودا	بلا کے پیچ مین پہر آگیا دل
نرکھنا تہا اگر دل پر مرے ہاتھہ	تو دینا بہی نہ تہا یہ یا خدا دل
وہ بلبل ہون مرے نالونسی بریون	رہا صیاد کا غم آشنا دل
لگائی آگ یہ کس شعلہ رو نے	بہ رنگِ شعلہ جلکر ہو گیا دل
مین کیون رورو شبِ غم جان کہوون	اگر میرا سا ہو جائے ترا دل
ہوا ہجو خیالِ زلفِ پیچان	ہوا ہے ہے گرفتارِ بلا دل

نہین جس دلمین غوغائے محبت
وہ ہے ناصر بہلا کس کام کا دل

سنی ہے جبسے مین جابر کی تقریر	تو پہرتی ہے مری آنکہو نمین تصویر

بیان تقریر حضرت جابر صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

سنو جابر کا اس طرح بیان ہے	بیان کیا عشق کا اک داستان ہے
کہ اک شب نکلے حجرے سے پیمبر	بہ آب و تاب چون مہرِ منور
اک حلہ سرخ تہا بارنگِ خوشتر	جنابِ مصطفےٰ کی دوش اوپر
عجب تہا چاند بہی اوس شبکو روشن	زمین پر بدرِ کامل جلوہ افگن
جو دیکہا چاند اور خیر الورا کو	تو پایا مہ سے خوشتر مصطفےٰ کو
نظر میری کبہی تہی مہ کے اوپر	کبہی تہی عارضِ خیر البشر پر

مگر جو بات تہی حسنِ نبی مین
نہ تہی وہ چاند کی اُس چاندنی مین

وہ دلکش عالمِ حسنِ نبی تہا
کہ دل نکلاہی پڑتا تہا ہر اک کا

نہ ہو کیون دلفریبی مین وہ یکتا
ہے محبوبِ خدا کا پاک چہرا

سنا ہے جب سے یہ احوالِ حضرت
تو دل پر چہا گیا اک ابرِ حسرت

کہ اوس دربارِ عالی سے ہوئین دور
نصیب اسطرح ہوا ور ونکو وہ نور

ستم ہے مین تو یون پامالِ غم ہون
مریضِ بسترِ رنج و الم ہون

مگر اغیار یون بیخوف و کہٹکا
مزا لوٹین شبِ وصلِ صنم کا

غزل یہ برزبان رہتی ہے ہر دم
سنو میری زبانسے جانِ عالم

غزل

عبث مجھہ پر نہ تیغ او بدگمان کہیچ
کہا کچھہ ہو تو بیشک لے زبان ہیچ (کہیچ)

صف آرا ہو چکے مقتل مین جانباز
کمر سے تیغ بہرِ امتحان ہیچ (کہیچ)

ہنسی رونے کے اوپر ناتوانی
مجھے لب پے چلے اشکِ روان ہیچ (کہیچ)

کفِ پا مین چُبے خارِ مغیلان
جنون گہر سے مجھے لایا کہان ہیچ (کہیچ)

پہنسا جب دامِ گیسو مین تو بولے
مصیبت جہیل غم کہا سختیان ہیچ (کہیچ)

پہڑک جائے طبیعت جس سے بہزاد
کوئی تصویر ایسی دستان ہیچ (کہیچ)

وہ کاہیدہ ہون اے ناصر عجب کیا
مجھے لیجائے مورِ ناتوان ہیچ (کہیچ) ؎

مین ہون وہ عاشق جانباز حضرت
کہ لیتی ہے بلا مین میری الفت

جو میرا جوشِ وحشت دیکھہ پائے
ہرن بہی چال اپنی بہول جائے

دلِ پُر درد وہ صبر آزما ہے
کہ بزمِ عشق مین محشر بپا ہے

برنگِ الفتِ شیرین و فرہاد
کیا ہے گو وہ غم نے مجکو برباد

مرے رونے کی ہی صحرا مین آئی دہوم — مرے نالون سی پتھر ہو گئے موم

کیا ہی عشق نے وہ مجکو بس مین — پھنسی ہو جسطرح بلبل قفس مین

جنون اتنا مرا افزون ہوا ہے — کہ شاگرد آن کر مجنون ہوا ہے

مری وحشت کو دیکھہ اک بار آہو — گئے بہول اپنی اپنی چوکڑی کو

ہے گفتارِ نبی کا پیش عالم — نہ لب چاٹون مین کیون حسرت سے ہردم

کوئی ایسا نہین اونکو تو لائے — مجھے لیجائے یا خود اونکو لائے

وہ آئین گھر مرے اونپر فدا ہون — قدم چومون بلائین سیکڑون لون

نکالون حسرتین جان و جگر کی — خبر اصلا رہی تن کی نہ سر کی

خداوند احمدؐ سے ملادی — غمِ دوری مری دل سے مٹادے

نہو مایوس اے ناصر خدا سے — ملیگا تو حبیبِ کبریا سے

تو رازِ عشق کو کر دلمین مسطور — اگر مدِ نظر ہے مدحتِ نور

محمدؐ کیا ہے محبوبِ خدا ہے — محمدؐ کیا ہے نورِ کبریا ہے

محمدؐ نور ہے ذاتِ خدا کا — محمدؐ خضر ہے اہلِ صفا کا۔

محمدؐ حرمتِ بیت الحرم ہے — محمدؐ ماحیِ بیت الصنم ہے

محمدؐ کا نہین ثانی جہان مین — ہوا ایسا نہو کوئی مکانمین

ملائک دائر ارض و سما کے — جبین سا ہین جنابِ مصطفیٰ کے

رضا جو اونکا ہے دارای قیوم — مقام اونکا ہی دو عالم سی مکتوم

کیا راہِ خدا پر مشرکون کو — موحد پورا پورا ملحدون کو

کچھہ ایسے معجزے دلکش دکھائی — کہ کفر و شرک کے افسون بہلائی

نکالا کشتِ دل سے تخمِ بدعت — مروڑا پنجۂ زنارِ شرکت

حسد کی کینے کی کبر و منی کی — عرب سے دفعتہً بنیاد کھوئی

فسانہ ایسا وحدت کا سنایا
موحد ملحدون کو کر دکھایا
فسونِ لات وعزا کو بھولایا
دلون پر سکۂ وحدت بٹھایا
بیان ہوگا نہ ناصر وصفِ خضر
یہی بہتر کہ کرکچھ عرض حاجت

التماس بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

خدارا اے حبیبِ ربِّ اکبر
خدارا اے انیسِ شوقِ مضطر
خدارا اے گلِ باغِ رسالت
خدارا اے رسولِ جانِ رحمت
خدارا اے شہِ اقلیمِ ہستی
خدارا اے نگارِ حق پرستی
نگاہِ لطف کر وہ شاہِ خوبان
کہ گرجا سر سے میرے بارِ عصیان
گلِ بے خار کی مانند دل ہو
مری لوثِ گنہ سے پاک گل ہو
گلستانِ ارم ہو صحنِ خاطر
شبیہ پاک کا ہردم ہون ناظر
ہوائے عرشِ قربت مین ہو پرواز
زبان پر ہو نہ آوازِ ہوس باز
تمہاری خلوتِ خاطر مین جا ہو
مری جلوت کی مجلس جلوہ زا ہو
بہت ہی عاجز و مسکین ہون مین
بہت ہی عاصی و غمگین ہون مین
بہت ہی ناتوان بے یار و یاور
پریشان زار و مضطر خاک بر سر
عذابِ جرم و عصیان سے ہون لرزان
نگاہ لطف ہو محبوبِ یزدان
تمہین تو دستگیرِ عاجزان ہو
تمہین آرام جانِ بیکسان ہو
تمہین ہو اُمتِ عاصی کے حامی
شفیعِ عاصیان ہو نامِ نامی
غریب و ناتوان کے دادرس ہو
دلِ مظلوم کے فریادرس ہو
بہت کچھ مضطر و بیتاب ہون مین
تمہاری یاد مین بے خواب ہون مین
کبھی کر یاد وہ روئے منور
غزل رہتی ہے یہ میری زبان پر

غزل

تمہاری دلمین ہی شام وسحر یاد — نہین خیر البشر کوئی بشر یاد
تمہین کرتا ہون مین آٹھون پہر یاد — کبھی تم بھی توکر لو بھول کر یاد
شراب عشق سے ہون مست وبیخود — نہین خبر آپکے کچھ خیر وشر یاد
تمہاری زلف وعارض ہین نظر مین — ہین دونون مجکو یہ شام وسحر یاد
دم آخر مرے بالین پہ آؤ — تمہین کرتا رہا تھا عمر بھر یاد
تمہارے گھر کی وہ چاہت ہے دلمین — نہین آتا ہے غربت مین بھی گھر یاد
وبالِ جان نکو تجکو زندگی ہو — تمہاری رکھتی ہے زیر وزبر یاد
تمہاری یاد مین بھولا ہون سبکو — نہین تمکو مری رشکِ قمر یاد
پسِ دیوار کے وہ میرے نالے — نہین تمکو رہے کیا سیمبر یاد
چھپونگے لاکھہ پردون مین بھی گر تم — کرونگا وہان بھی ہوکر پردہ در یاد
کیا کرتا تھا تم سے غم کی باتین — نہین تمکو مرا دردِ جگر یاد
مریضِ دردِ فرقت کی زبان پر — ہے تیری رات دن ایچارہ گر یاد
ہے برپا فتنۂ محشر کا عالم — غضب ہے تیری چشمِ فتنہ گر یاد

مجھے رہتا ہے ہردم میرے ناصر
خدائے پاک اور خیر البشر یاد ؎

لبون پر جان مہجوری سے آئی — دوہائی یا نبی اللہ دوہائی
کرو آراستہ جسمِ منور — عمامہ سر پہ باندھو پاک وخوشتر
بحقِ پنجتن اے شاہِ خوش رنگ — نکالو مانگ دیو دلکے مانگ
نہ بازی حسنِ غارتگر کی ہارو — کمان ابرو ہو دل پر تیر مارو
ذرا آنکھو نمین سرمہ بھی لگاؤ — قبائے پاک خوشبو سے بساؤ
کرو زلفونکو چہرے پر پریشان — دکھاؤ رات کو خورشید تابان

قدم حجرے سے باہر کو بڑہاؤ / خدا کے واسطے تشریف لاؤ
دکھاؤ جلوۂ روئے منور / زبان پر ہو مری اللہ اکبر
شراب معرفت سے کرکے معمور / پلاؤ مجھکو بھی پھر جام منصور
خیالِ دل کدہر ہے تیرا ناصر / تو کر ذکرِ نبی سے دل کو ذاکر
محمد حجتِ دینِ متین ہین / محمد پیشوائے مرسلین ہین
محمد شافعِ روزِ جزا ہین / محمد کیا ہین نورِ کبریا ہین
جہان کو راستہ حق کا بتایا / بہلائی اور برائی کو سوجہایا
دلون سے شرک و بدعت کو نکالا / رہِ توحیدِ حق پر زور ڈالا
غلاظت کفر کی دل سے نکالی / بتون کے سر پہ غم کی خاک ڈالی
خدا کے حکم سے وہ روزِ محشر / پلائینگے شرابِ حوضِ کوثر
درودِ حق بہر ساعت بہ ہر دم / پڑہو اے مومنو حضرت پہ پیہم
تو اے ناصر قلم کو اب اوٹہاکر / پیمبر کے خلیفون کی ثنا کر
کہ ہین جو چار یارانِ محمد / ہوا ہے انسے روشن دینِ احمد
رسول اللہ کے جو چار ہین یار / وہی ہین دینِ حق کے چار سردار
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر / یہ چارون دین حضرت کے ہین رہبر

منقبت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

ہین اول حضرتِ بوبکر صدیق / برا انکو کہے جو ہے وہ زندیق
وہ صادق ہین صدیقِ جہان ہین / صداقت مین رئیسِ صادقان ہین
وہین اول خلیفہ دین کے سردار / کیا انکو امام حضرت نے ای یار
رفیقِ احمدِ مختار ہین وہ / حبیبِ حق کے یارِ غار ہین وہ

حکایت

روایت اسطرح کرتا ہے راوی
کہ شاہِ دوسرا کا اک صحابی

گیا تھا جانبِ شہر خموشان
برائے فاتحہ خوانِ محبان

وہ گورستان کے اندر جبکہ پہنچا
تو اوسنے اپنی آنکھونسے یہ دیکھا

کہ ہر اک آہ و زاری کر رہا ہے
جسے دیکھو الم مین مبتلا ہے

کوئی کرتا ہے نالے کوئی افغان
عذابِ حق سے ہی ہر شخص گریان

جو دیکھا تھا وہان احوال نادر
کیا سب خدمتِ حضرت مین ظاہر

سنا اصحابِ حضرت نے جو یہ طور
گئے گورِ غریبان مین وہ فی الفور

یہ سن احوال ہر اک وہان پہ آیا
سبھونکو عیش اور عشرت مین پایا

لگا سب کہنے کہ اس نے جھوٹ بولا
یہ کیسا کذب کا طومار کھولا۔

یہ پہلا شخص ہوا حیران و ششدر
ندامت سے حضورِ شاہ مضطر

اسی اثنا مین جبریل آسمان سی
وحی لائے خداوندِ جہان سی

کہ خلاقِ جہان دارائی عالم
یہ فرماتا ہے اے شاہِ مکرم

کہ اعرابی نے جو تم سے کہا تھا
نہین تھا جھوٹ ایسا ہی ہوا تھا

مگر بندہ مرا بوبکر صدیق
ہے جسکے صدق کی عالم کو تصدیق

جو تیرا یارِ غار با صفا ہے
جو جان و مال سی تجھپر فدا ہے

اب اوسنے ریش مین کنگھا کیا تھا
ہوا سے بال اوڑکر آ پڑا تھا۔

الہی اُس بال کی برکت سی خوش ہے
مرے پیارے دیا مین بخش سبکو

مجھکو دیکھنا کیا مرتبہ ہے
عزیزو سوچنا کیا گل کھلا ہی

گئے اک بال کی برکت سی بخشے
وہان تھی جسقدر قبرونمین مُردی

بھلا کیا مرتبہ اونکا بیان ہو
زبان سی وصف کسطرح عیان ہو

امیر المومنین وہ حق کے پیارے
امامِ دین ہماری اور تمہارے

حبیبِ کبریا داماد اونکے
خداوندِ جہان دل شاد اونکے

صداقت مین وہ صدیقِ خدا ہین
خلیفہ اول خیر الوریٰ ہین۔

جمالِ روئے پاکیزہ دکہایا
دلِ ناصر کو شیدائی بنایا

دکہا الفت سی سر پر دستِ شفقت
عطا کی نسبتِ عشقِ رسالت

یہ فرمایا کہ اے مستانہ ناصر
مدد پر ہین تری مخدوم صابر

یہ فیضانِ شریعت اور طریقت
رہیگا تجہہ سے جاری تا قیامت

اگر مومن ہے رکہہ اُن سی محبت
اگر مسلم ہی کر اونکی صداقت

جو دل سی اونسے رکہیگا محبت
وہ بے شک پائیگا فردوسِ رحمت

منقبت خلیفہ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ دوم حضرتِ فاروقِ اعظم
شجاعت مین عدالت مین معظم

شجاعت کی ہے اونکی ہر طرف دہوم
شجاعت سے لیا ہی شام اور روم

سخن یہ جانتی ہی خلق ساری
کیا حکم خدا بیٹے پہ جاری

ہے اسکا علم سب کو ہی یہ مشہور
عدالت سے کیا بیٹے کو مخذور

جو اونکی رائے تہی رائے خدا تہی
پسندیدہ جنابِ مصطفےٰ تہی

خوشی اونکی خوشی خیر الوریٰ کی
جو مرضی اونکی وہ مرضی خدا کی

جو شیطان اونکا سایہ دیکہتا تہا
ہوا کی طرح کوسون بہاگتا تہا

یہ فرمایا جنابِ مصطفےٰ نے
حبیبِ حق رسولِ کبریا نے

اگر ہوتا نبی پیچہے مرے اور
تو ہوتا بس عمر اسکو کرو غور

تعالیٰ اللہ کیا مرتبہ ہے
فدائی اُنکا مقبولِ خدا ہے

ہوئی اونکی ہی حاصل ہی زیارت
مجہے مقبولیت کی دی بشارت

کہا یون سر پہ رکہکر دستِ شفقت
تجہے اور دوستون کو تیری جنت

خدا دے مومنو کو انکی الفت
کہ تا امت پہ برسے ابر رحمت

منقبت خلیفہ سوم رضی اللہ تعالے عنہ

وہ سویم ہین خلیفہ حضرت عثمان
وہ ذالنورین اور وہ ابن عفان

حیا کا اونکی یہ عالم تہا اکثر
کہ کرتے تہی حیا اُن سے پیمبر

تلک دیکہا جن بہی اُنسے شرم کرتے
حیا پر اونکی جن و انس مرتے

سخاوت مین تہی وہ مشہورِ آفاق
حیا و حلم کا عالم تہا مشتاق

یہ فرمایا رسولِ حق نما نے
ہمارے حضرتِ خیر الورا نے

خبر دیتا ہون یہ عثمان کی تمکو
خدا کے پاس جب لیجاینگے اونکو

خدا جب اُنکو دیکھے گا کہیگا۔
فرشتون سے کہ یہ تمنے کیا کیا

کہ پہلے سامنے ایسے کو لائے
کہ جسکو دیکھہ مجکو شرم آئے

حیا آتی ہے اسکو دیکھہ مجکو
اسے لیجاؤ اب خلدِ برین کو

کوئی اُنکی صفت کیا لب پہ لائے
حیا سے جنکی حق کو شرم آئے

اگر فضلِ الہی چاہتے ہو
محبت سچے دل سے اونسے رکہو

ہوئی ہے اونکی بہی مجکو زیارت
خدا کے فضل سے ازراہِ شفقت

اُنہون نے بہی دعائے خیر کی ہے
خبر مجہہ ناصر شیدا کی لی ہے

منقبت خلیفہ چہارم کرم اللہ وجہہ

چہارم وہ علی شیرِ خدا ہین
جو ابنِ عمِ خیر الانبیا ہین

صداقت کیا عدالت کیا سخاوت
اُنہین پر ختم ہے شان و لیاقت

شجاعت مین نہین ہے مثل اُنکا
ہے گلزارِ جنان مین اونکا شہرا

اُنہین کے فیض کا ہے فیض ہر جا
وہ فیضِ معرفت کے ہین تماشا

کہا ہے لحمک لحمی برادر
اُنہین کی شان مین حضرت نے اکثر

مبارک نام انکا حرزِ جان کر
خدا کے نام کو ناصر لیا کر

خدا کا ہے علی انکا بہی ہے نام
جو رکہتے ورد اسکا ہو نہ ناکام

کہ وہ سلطانِ مردانِ خدا ہین
حبیبِ مصطفےٰ ہین مرتضےٰ ہین

برادر ہین نبی کے وہ چچا زاد
ہوئے حکمِ خدا سے پہر وہ داماد

تصرف انکا بامِ عرش تک ہے
ادہر ہی عرش سے لے فرش تک ہے

ہے اونکا موجزن وہ بحرِ فیضان
تحیر مین ہین جس سے جن و انسان

زمین مین آسمان مین تا قیامت
بجیگا اونکا ہی کوسِ ولایت

ہے الفت اونکی الفت کبریا کی
محبت انکی ہے رحمت خدا کی

یہ بیشک چار یارِ مصطفےٰ ہین
بلا شک چارون مقبولِ خدا ہین

ازل سے ہو نمین دیوانہ انہین کا
قلندر وش ہون مستانہ انہین کا

میسر جب ہوئی اول زیارت
کیا از راہِ شفقت مجکو بیعت

مرے سینہ پہ جب دم ہاتہہ رکہا
ہوا دل لوثِ عصیان سے مصفا

پلا کر بادۂ عرفانِ پُر نور
بنایا دم کے دم مین یارِ منصور

بنایا ذرّہ سے خورشید مجکو
کیا ہمدم ہلالِ عید مجکو

مین قطرہ تہا بنایا بحرِ اخضر
لطیفے ہو گئے چون مہر انور

کیا بندونمین اپنے خاص بندہ
نکیون ہون آستان پر سرفگندہ

ہوئی حسنین کی حاصل زیارت
بنا دل دیکہکر مہبطِ ولایت

نیازِ نسبتِ وحدت عطا کی
نمازِ عشق فرحت سے ادا کی

یہ پیرانِ طریقت کا ہے الطاف
ہوا لوثِ جرائم سے جو دل صاف

مجہے فردوسِ توحیدی دکہایا
شہودی تہا وجودی دل بنایا

کہلے اسرارِ ربانی جو دل پر
تو ناصر کہہ اوٹہا مستی مین آکر

یہ میرے شیخ کامل کا ہے جلوا
جو ناصر اپنی ہستی سے گذرا

طفیل علی خواجہ کا اثر ہے
جو بزم پاک حضرت مین گذر ہے

یہ میرے پیر و مرشد اور پدر ہین
قلندر مشربی ہین چون قمر ہین

انہون نے مجکو وہ رستہ بتایا
کہ محو یاد مولا کر دکھایا

مرے والد وہ مقبول خدا ہین
کہ اُنکا نام پڑھتے صوفیا ہین

مرے مخدوم صابر کے پیارے
ہین مرشد حضرت خواجہ ہمارے

امیر بارگاہ غوث اعظم ؓ
رفیق انتظام قطب عالم

مرے جد جو کہ شاہ امام علی ہین
بڑے فرزند انکی یہ دلی ہین

جو سب سے چھوٹے ہین صابر علی ہین
نہین شک اسمین اکے یسدولی ہین

مجھے اُنسے ہی حاصل ہوا اجازت
بہت ہی رکھتے تھے مجھہ سے محبت

رجب شاہ قادری ؒ قطب ارشاد
مشائخ وقت کے وہ اپنے اُستاد

مُرید حضرت یعقوب ابدال
وہ غوث پاک کے مست مےِ حال

پلا کر بادہ عرفان سُنایا
کہ ناصر تجکو اب یکتا بنایا

ہوا کرتا ہے جب فضل الٰہی
تو ہوتی ہے بزرگون تک رسائی

طفیل علی خواجہ کا ہے صدقہ
جو ولیون سے ملا ناصر کو حصہ

نکرنا یہ کسی پر بھید اظہار ؒ
مگر امر الٰہی سے ہون لاچار

کدہر تھا اور گیا کس سمت خامہ
بنا ہے نامہ اعمال نامہ

تو ناصر ہو کے اب پابند اوقات
در پاک خدا پر کر مناجات

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

خداوندا مین ہون بندہ خطاوار
خداوندا مین ہون بندہ گنہگار

خداوندا در دولت سے تیرے
رہا ہون دور بخش عصیانکو میرے

الٰہی شر شیطان سے بچانا — نہ دامِ نفسِ سرکش مین پھنسانا
مجھے ذیلِ کرم مین ڈہانپ لینا — گناہون کو مرے رب بخش دینا
پڑا ہون تیرے دروازے پہ مولا — تو مجکو بخشدے صدقہ نبی کا
تو اپنے فضل سے لطف و کرم سے — گذر میرے گناہِ پُر ستم سے
اگرچہ روسیہ ہون پر خطا ہون — مگر درگاہ کا تیری گدا ہون
ترا در چھوڑ کر جاؤن کہان مین — نہین جز تیرے کوئی یار و یاور
مرے ماں باپ کو جنت عطا کر — مریدون کی تو بخشش یا خدا کر
چچاؤن پھر سے کر لطف و رحمت — مرے چھوٹون کو بھی دے باغِ جنت
حقیقی میری ہمشیرہ کو مولا — عطا کر عزتِ دنیا و عقبےٰ
چچازاد اور پھوپی زاد بہنین — رہین بعد از فنا خلدِ برین مین
ہین جتنی پیر بہنین اور بھائی — سبھون کو جنتی کر یا الٰہی
برادر جتنے ہین از راہ قربت — تو سب کو بخشدے از راہِ رحمت
ہوا خواہ اور سب دینی برادر — ملین فردوس مین ایرب اکبر
مرے اُستاد و مشفق اور احباب — رہین دُنیا و دین مین سبز و شاداب
مرے رب میرے مولا میرے آقا — خداوندِ جہان دارائے یکتا
مین جب اس عالمِ فانی سے جاؤن — ترے فضل و کرم کو ساتھ پاؤن
اس عالم سے مجھے با نورِ ایمان — اوٹھانا میرے مولا شاد و خندان
رہون مرقد مین بھی دیوانہ تیرا — لقب ہو عاشقِ مستانہ میرا
نبی کے ساتھ ہو میرا حشر کیجیو — پس مُردن غلامی اُنکی دیجو
غمِ دنیا کو مت کر میرا غمخوار — فزون کر بندگی کا اپنی آزار
نگار و نقش دنیاوی پہ شیدا — نہو یا رب مرا قلب مصفا

مجھو اپنا ہی دیوانہ تو رکھیو ‏ ‏ محبت اہلِ دنیا کی نہ دیجو
یہ فرمایا جنابِ مصطفیٰ نے ‏ ‏ حبیبِ خالقِ ارض و سما نے
کہ جسکی ساتھہ ہوگی دلکو اُلفت ‏ ‏ بسیگی جسکی جس دلمین محبت
اوٹھاینگے اُسی کو ساتھہ اُسکی ‏ ‏ کہ تھی دلمین محبت اُسکے جسکی
یہ قولِ پاک ہے سچا نبی کا ‏ ‏ جو اسمین لائے شک وہ ہیگا جھوٹا
محبت سب کی کر دل سے مرے دور ‏ ‏ شرابِ شوق سے رکھہ مجکو مخمور
پیون تا بعدِ مردن شربتِ وصل ‏ ‏ نہو وصلِ لقا سے ایکدم فصل
سفر جب دارِ فانی سے کرون مین ‏ ‏ تری فردوسِ قربت مین ہون مین
بحقِ عارفانِ دینِ برحق ‏ ‏ مجھے دنیا مین دکھلا نورِ مطلق
دلِ خود رفتۂ ناصر کو معبود ‏ ‏ دکھادے جلوۂ خورشیدِ مقصود
تو میرے حال پر لطف و کرم رکھہ ‏ ‏ رہِ توحید پر ثابت قدم رکھہ
مین سائل ہون پڑا ہون تیرے در پر ‏ ‏ تو معطی ہے مین جو مانگو عطا کر
کلام اللہ مین از راہِ شفقت ‏ ‏ فَلَا تَنْہَرْ کی تو نے کی ہدایت
نہ رد سائل کو در وا رسی کیجو ‏ ‏ جو کچھہ موجود ہو للہ دیجو
ترے در سے کوئی ای میرے غفار ‏ ‏ نہین سائل گیا محروم زنہار
مجھے ہی تو نہ کر مایوس و محروم ‏ ‏ تو حاکم ہے مرا مین تیرا محکوم
الٰہی غنچۂ اُمید بکشا ‏ ‏ گلے از روضۂ جاوید بنما
شنیدم وعدۂ دیدار فردا است ‏ ‏ حصولِ مدعا موقوف آنجاست
ازین حسرتم دل و جان در گداز است ‏ ‏ قیامت کبس نہ دور و دراز است
برافگن پردہ از رخ بے محابا ‏ ‏ مکن وعدۂ امروز فردا
کلام اللہ حفظ ہو جائے مجکو ‏ ‏ ترے کلمات سے پاؤن مین تجکو

مجھے دارین کی فرحت عطا کر
دل افسردہ سے کلفت جدا کر

خداوندا شراب قرب کا جام
پلا دے تا کہ ہو بالخیر انجام

صراطِ مستقیمی پر تو دائم
قدم کو میرے رکھ اللہ قائم

خداوندا مری اب یہ دعا ہے
تری درگاہ مین یہ التجا ہے

مجھے اپنا تو دیوانہ بنا لے
مئے قربت سے مستانہ بنا دے

سمائے تیری الفت جسم و جان مین
رہے شوقِ لقا کے دل فنا نہین

تو ایسا میری نظرون مین سمائے
بجز تیرے نظر مجھکو نہ آئے

حرم ہو دیر ہو یا رنگ و بو ہو
مری نظرون مین ہر جا تو ہی تو ہو

نہ ذکر و فکر ہو جز تیرے داور
نہ ہو لب پر مرے آواز دیگر

نہ نکلے کچھ زبان سے میری یارب
اگر نکلے تو بس اللہ نکلے

یہی منہ سے مرے گر آن نکلے
اسی کے ساتھ میری جان نکلے

ایک قافیہ مین غزل

مرے لب سے کبھی گر آہ نکلے
تو دل سے ساتھ ہی اللہ نکلے

مرے تن سے جو میری روح نکلے
تو کہتی یا خدا اللہ نکلے

فرشتے جبکہ آئین روح لینے
تو انکو دیکھکر اللہ نکلے

جب آئین قبر مین میری نکیرین
زبان سے ہر گھڑی اللہ نکلے

گذر ہو یا خدا جب پل کے اوپر
زبانسے بے دھڑک اللہ نکلے

تلین جب روزِ محشر میرے اعمال
تو لب سے یا نبی اللہ نکلے

مین ہون جب سامنے تیرے الٰہی
رگ و پے سے مرے اللہ نکلے

شفاعت جب کرین محشر مین حضرت
دہن سے دمبدم اللہ نکلے

ارم مین جاؤن جب تیرے کرم سے
تو حورین دیکھکر اللہ نکلے

نظر میں وہ سمائے رنگِ وحدت	جدھر دیکھوں اُدھر اللہ نکلے
جو تیرے ماسوا آئے نظر میں ۔	نظر سے دفعتہً اللہ نکلے
نکلتا ہے زبان و دل سے اللہ	قلم سے بھی مرے اللہ نکلے
الٰہی تا دمِ آخر زبان سے	کسی عالم میں ہوں اللہ نکلے
پڑے جس پر نظر میری الٰہی	زبان اوسکی بھی اللہ نکلے
چلے یارب نفس کا تار جب تک	نفس سے ہر نفس اللہ نکلے
زبان سے میرے اہلِ بیت کے بھی	الٰہی رات دن اللہ نکلے
جو ہیں میرے مرید اُنکے بھی لب سے	رسولُ اللہ اور اللہ نکلے
جو میرے معتقد ہیں دل سے یارب	زبان سے اُنکی بھی اللہ نکلے
دلی جو مجھ سے رکھتے ہیں محبت	زبان سے انکی بھی اللہ نکلے
مرا فرزند ہے فیضانِ احمد	زبان سے اوسکی بھی اللہ نکلے
نفیس ہے میری دختر اور بلقیس	زبان سے اونکی بھی اللہ نکلے
ہیں میرے جتنے یارب پیر بھائی	زبان سے سبکی بس اللہ نکلے

بلقیس

یہ ناصر کی دعا صدقہ نبی کا ؎
قبول ہو کر مرے اللہ تجھے ؎

بلقیس

الٰہی میں گناہوں کا ہوں پتلا	مجھے تو بخش دے صدقہ نبی کا
چھوڑا دے مجھ سے رنگِ دوئی کو	دکھا یکرنگیِ نورِ نبی کو ؎
مریدوں کو مرے جنت عطا کر	مری اور اُنکی بخشش یا خدا کر

دینی بہنوں اور اسلامی بھائیوں کی خدمت میں التماس

اگر رکھتے ہو ناصر سے محبت	سنو اے مومنو از راہِ الفت
نہ دنیائے دنی سے دل لگانا	نہ اسکے دامِ غفلت میں تم آنا

ہے دنیا اک پُر افسون کارخانہ ۔ سراسر ہے فسون اسکا فسانہ
یہ وہ مکتب ہی یاران سبک خیز ۔ کہ اسکا ہر سبق ہی عبرت انگیز
نگار و نقش پر اسکے نہ جانا ۔ شکنجے مین کبہی اسکے نہ آنا
وفا مین اسکی نیرنگ جفا ہے ۔ ادا مین اسکی انداز قضا ہے
جو آغوش ریا مین اسکی آیا ۔ رعونت کا اسے پہلو بتایا
حسد کی آگ مین اسکو جلایا ۔ غرور و کبر کا منتر سکہایا
سولا کر بستر عشرت پر اسکو ۔ لگایا نفس کی لذت پر اسکو
کیا کچہہ ایسا پہر دنیا مین مشغول ۔ گیا یک لخت وہ خوف خدا بہول
پکڑ کر ہاتہہ پہر ایسا مروڑا ۔ جہنم مین اسے لیجا کے چہوڑا
ہمیشہ نفس امارہ کو مارو ۔ یہ جن سر پر چڑہا جلدی اتارو
نہین مرشد کے جسکا ہاتہہ مین ہاتہہ ۔ وہ ہر دم نفس امارہ کے ہے ساتہہ
پکڑ جسنے لیا ہی شیخ کا ہاتہہ ۔ حمایت مصطفےٰ کی اسکے ہی ساتہہ
اگر تم چاہتے ہو باغ جنت ۔ بزرگون سے بڑہاؤ ربط الفت
جسے کہتے ہو دنیا ہے سرائے ۔ مسافر یان ہین سب آئے پرائے
مسافر ہین سرائے مین جو آتے ۔ وہ یک شب رہ کے منزل کو ہین جاتے
مسافر خانہ ہے دنیا عزیزو ۔ ہو تم سب یان مسافر اے عزیزو
نہ اس دار فنا سے دل لگاؤ ۔ جہان سے آئے ہو وان گہر بناؤ
کس ہستی پر یہان تم گہر بناؤ ۔ قضا آئے تو دم مین لے جاؤ
بہن کیا باپ مان کیا کیا برادر ۔ عزیز و آشنا فرزند و دختر
پڑی جب دیکہین نعش مردہ اکر ۔ چہپائین آنکہہ بہاگین خوف کہاکر
غرض کیسا ہی ہو دمساز و غمخوار ۔ نہ جائے پاس کو زنہار زنہار

کفن جبتک نہین آتا ہے منہ پر — پیارے لگتے ہین یار و برادر

کفن پیکِ اجل نے جب اوڑہایا — تو منہ یارون نے یاری سی چہپایا

بقا اس کارخانہ مین کہان ہی — جو یان ہی اُسکو بس اکدن فنا ہی

یہ فرمایا جنابِ مصطفےٰ نے — خدا کے لاڈلے خیر الورا نے

ہے دُنیا کافرونکے حق مین جنت — مسلمانون کو زندانِ مصیبت

برنگِ سانپ ہی خوشرنگ و زیبا — نہایت خوبصورت اور زیبا

بظاہر خوبصورت گرچہ ہے یار — مگر باطن مین ہی زہریلا اک مار

بڑہایا جسنے اس سے ربطِ اُلفت — اُٹہائی اوسنے دارین مصیبت

اگر دُنیا کی تیرے دلمین جا ہے — خطا اوپر خطا اوپر خطا ہے

تجہے یہ قربتِ حق سے کرے دور — سراسر نار ہو حق مین ترے نور

طلب مین اسکی کیون رہتا ہے ہر دم — تماشا ہے کوئی دن کا یہ ہمدم

دغا سے مکر سے گر مال پایا۔ — بتا انجام کو کیا ہاتہ آیا

چلا جب چہوڑ کر گنج و دفینہ — متاع و مال و سیم و زر خزینہ

نہ تیرے کام کا ہے جب یہ پیسا — کسیکے کام آیا تو تجہے کیا

نہ ناصر کا اگر کہنا کروگے — کفِ افسوس کو ملتے رہوگے

مجہے اس پر حکایت یاد آئی — ذرا سُن غور سے اے میرے بہائی

حکایت

بڑا تہا ایک تاجر صاحبِ مال — تجارت کرتے گذرے تہے بہت سال

پہرا تہا شام مین روم و ختن مین — حلب مین چین و ماچین و یمن مین

سمندر کوہ و ہامون دیکہہ ڈالے — کئے طے بحر و بر گرداب نالے

کوئی اُسنے جگہ باقی نہ چہوڑی — زمامِ اسپ عزم ہر سمت موڑی

تجارت اور سیاحت مین تھا وہ طاق
ہوا تھا اسلئے مشہورِ آفاق

سفر سے منفعت پوری اُٹھائی
بہت کچھ دولتِ دُنیا کمائی

خیال اک روز اُسکے دلمین آیا
کہ دیکھون کس قدر سے مینے کمایا

جو گنتی کی تو تھے سٹھ لاکھ دینار
خوشی مین آگیا وہ مردِ ہشیار

کہا دلمین چلون اپنے وطن کو
کراون عیش چلکر فردوزن کو

تہائی مال کو جب صرف کراون
روانہ پہر تجارت کے لئے ہون

چلا القصہ یہ دلمین وہ کہکر
وطن کو سیم و زر سب مال لیکر

وہ قطعِ کرکے سب دشت و منازل
ہوا آخر کو اپنے گہر مین داخل

عزیز و اقربا ملکر ہوئے شاد
ملے آکر سبھی احباب دا باد

مبارکباد دی اہلِ وطن نے
منائی شادیان فرزند و زن نے

کبھی وہ سیم و زر کو دیکھتا تھا
کبھی لعل و زمرد تھا پرکھتا

کبھی کمخواب و مخمل کو منگاتا
کبھی دیبا کے وہ بستر بناتا

کبھی کہتا محل ایسا بناؤن
فلک سے کنگرے اُسکے ملاؤن

بچھاؤن فرش مخمل اُسکے اندر
کرون روشن بہ رنگِ شمعِ انور

اوسی مین ناچ گانے کا رہے طور
اُسی مین ساغر و صہبا کا ہو دور

شرابِ عیش و عشرت سے ہون مخمور
رہون صحبت سے گلرویونکی مسرور

یہ باتین دل مین کرتا گھر مین آیا
کمر سے گاؤ تکیہ کو لگایا

کواڑین بند کر گھر مین جو لیٹا
عجب نیرنگِ قدرت اُسنے دیکھا

نظر آیا اُسے اک شخص خوشتر
بہت پاکیزہ صورت گہر کے اندر

جو اُسنے اُسکو دیکھا ہول آئی
شتابی یاد پہر لاحول آئی

پڑھی لاحول اعوذ ملاکر
کہ تا برکت سے اُنکی دور ہو شر

اگر ابلیس ہو تو بھاگ جائے | وگر جن ہو پری ہو منہ چھپائے
مگر تقدیر اپنا رنگ لائی | کہین ٹلتا نہی ہی حکم الٰہی
یہ جرأت کر کے بولا اس سے آن | میان تم بتلاؤ آئے ہو کہان سے
میرے گھر مین جو آئے بے اجازت | کہو یہ بات کیا ہی میرے حضرت
ملازم ہر جگہ میرے پڑے ہین | در و دیوار پر دربان کھڑے ہین
نہین مقدور آئے جانور یان | کھڑے ہین جابجا ہشیار دربان
نہ ڈالو مجکو تم حیرت کے اندر | یہ فرماؤ کہ آئے یان پہ کیونکر
جب آمد رفت کی جا ہی نہین ہی | کھلا دروازہ کوئی بھی کہین ہی
مجھے حیرت ہی پھر تم کیسے آئے | یہان پر کسطرح تشریف لائے
کہا مین حکم سے حاکم کے آیا | تمہاری موت کا پیغام لایا
تمہاری عمر صاحب ہو چکی ہی | کوئی دم کی بظاہر زندگی ہی
نکالون جسم سے اب روح تیری | مین آیا ہون یہی خواہش ہے میری
نکالون اسطرح روح تیرے تن سی | کہ بلبل جسطرح نکلے چمن سے
مین یان آیا ہون اب حکم خدا سے | تجھے لینے کو اس دار فنا سے
کوئی دم مین جدا کرتا ہون سب سی | جو تیرے چاہنے والے ہین پیارے
چھوڑاتا تجھ سے ہون فرزند و زن کو | ترے احباب کو اہل وطن کو
تجھے ملک عدم جلدی دکھاؤن | یہ سارا مال و زر تجھ سی چھڑاؤن
حساب ذرہ ذرہ تجھسے ہووی | بدی تیری تری تربت پہ رووے
بھرے گر نیکیون سے تیرا دفتر | تو جنت ہو ترے مرقد کے اندر
اگر نیکی نہین دفتر مین اے یار | جہنم واسطے ہے تیرے طیار
رہے زندہ تو اپنی غفلتون پر | جہان بے بقا کی عشرتون پر

کہا تاجرنے تو لطف و کرم کر
کمائی مال لیکر میرا چلدے
کہا ہین پیک خلاق جہان ہون
کہا تاجرنے ہے جتنی کمائی
مگر دو دن ہی کی مہلت عطا کر
کہا اُسنے یہ تیرا مال اور زر
خدائے پاک نے آزرکے شیدا
کہا تاجرنے سُن اے نیک پیکر
مگر تو باز آ لینے سے جانکے
مری اس بیکسی پر رحم کہا کر
کہا پہر قابض ارواح نے یار
خدا کا حکم بہی ٹلتا کہین ہی
کہا اک لحظہ کی مُہلت اگر دُو
سمجھکر اہل دُنیا اپنا انجام
جو کرنا ہے کرین وہ کام جلدی
نہ لائین کام مین لیت و لعل کو
کریگی موت آکر جب اشارہ
تجھے لیجائیگی جب موت آکر
چلی میری نہ جیسے پیش کچھ بھی
کہا لکھہ جلد جو کچھہ چاہتا ہی
قلم تاجرنے لیکر تیز رفتار

نہ میری جان پر جور و ستم کر
مجھے چھہ روز کی مُہلت تو دیدے
فرشتہ ہون نہین رشوت ستان ہون
تو بیچا اُس مین سے اب دو تہائی
زیادہ مت ستا اے نیک اختر
مرے نزدیک ہی اک جَون سے کمتر
کیا ہے حرص و شہوت ہمکو پیدا
تو بیچا مال سب میرا اُوٹہاکر
چلا جا اے فرشتے آسمان کے
بس آدہے دن ہی کی مہلت عطا کر
ہوئی تقدیر سے تدبیر لاچار
فرشتہ بہی یہان سر بزمین ہی
تو لکھون اپنے سارے ماجرے کو
کہ تا چھوڑین نہ کل پر آجکا کام
نہ دیکہین مجھہ سی ہمدم مستمندی
کرین امروز فردا کے عمل کو
بجز مرنے کے کچھہ ہوگا نہ چارہ
رہیگی دلکی حسرت دلکے اندر
چلیگی وان نہ پیش حیلہ کسیکی
ابھی کچھہ حصہ باقی عمر کا ہے
کیا اپنا وصیت نامہ طیار

لکھا اُسمین کہ اے حضراتِ دُنیا
یہ دُنیا جائے فانی ہے سراپا
کسی مرشد کے دیکر ہاتھ مین ہاتھہ
بخند تعلیم پیرِ رہنما کی
اگر بے پیر کے رستے کو پاتے
نہ کرتے ما ضلان و ہر بیعت
ترے دلکو ہے گر بیعت سے نفرت
ہوا ہے تیرا نفس امارہ غالب
نہین کرتا جو بیعت صوفیا سے
پکڑ کر شیخ کامل کا وسیلہ
یہ حکمِ حق ہے باشانِ جلیلہ
اسی ڈر سے تمامی فاضلون نے
مشائخ وقت سے از راہِ سُنت
ہے یہ اِنکار بیعت کا شقاوت
کری بیعت سلاطینِ جہان نے
یہ بیعت ہے شعارِ اہلِ سُنّت
سُنو اے سالکانِ راہِ سُنت
تو اے بے پیر تا پیرت نباشد
مُریدِ نفسِ دون گردید ہیہات
تمامی اولیا اقطاب و ابدال
ہوئے بیعت ہین مردانِ خدا سے

نہین کچھہ بھی بھروسا زندگی کا
کرو اس مین ہمیشہ فکرِ عقبےٰ
کرو اَللہ اَللہ سانس کی ساتھ
نہ لذّت پاؤگے نامِ خدا کی
تو عالم پیر کیون اپنا بنائے
نہ بیٹے ہو لکر نامِ طریقت
تو حاصل ہے تجھے شیطان کی صحبت
بزرگون سے نہین ہوتا جو طالب
تو مل سکتا ہے غافل کب خدا سے
خدا کی یاد کر بے مکر و حیلہ
ڈرو اللہ سے پکڑو وسیلہ
حدیث و فقہ کے سب کاملون نے
کری ہر عصر مین ہے دیکھہ بیعت
کتابین دیکھہ ہے گر کچھہ لیاقت
مطیعانِ شہِ کون و مکان نے
یہ بیعت ہے طراز اہل ملت
یہ فرماتے ہین مولانا غنیمت
ہوائے معصیت دل میخراشد
ندانم سگ پرستی مذہبِ کیست
تمامی اہلِ دل فقہائے خوش قال
مشائخ وقت سے اہلِ صفا سے

یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ

انھین کے فیض و برکت کی ہماری — کیا ہے رابطہ حاصل خدا سے

تمھین بھی چاہیے اے اہلِ ایمان — کرو بیعت باخلاص از دل و جان

نہ کہنا مانیو انھین کسی کا — یہ رستہ ہے مسلمانو نبی کا

جو بیعت کا ہی منکر وہ شقی ہے — وہ لا مذہب سیہ دل بدعتی

سنو تم اے گرفتارانِ ثروت — شہیدانِ ادائے تیغ دولت

یہ ہے درویش ناصر کی نصیحت — نہ رکھنا مالِ دنیا سے محبت

بچانا دلکو نیرنگِ ریا سے — حسد سے بدعت و شرک و دغا سے

ہمیشہ سنتِ نبوی پہ چلنا — خدا کی یاد مین مشغول رہنا

زن و فرزند و دختر نیک اختر — رفیق و مونس و یار و برادر

یہ سب دنیا ہی دنیا کے ہین غمخوار — نہین عقبےٰ کا ساتھی کوئی زنہار

اگر ساتھی ہے پیرِ باخدا ہے — خدا ہے یا محمدؐ مصطفےٰ ہے

جو ناصر نے کہا سچ جان لو تم — مجھو اسکو دل سے مان لو تم

اگر یہ مثنوی پڑھتے رہو گے — تو مکرِ نفس و شیطان سے بچو گے

نہین یہ مثنوی فیضِ خدا ہے — یہ انعامِ جنابِ کبریا ہے

نہین ناصر کا یہ رنگِ نصیحت — یہ عشق و معرفت کی ہے شریعت

یہ رنگِ لالہ زارِ صابری ہے — بہارِ مرغزارِ قادری ہے۔

یہ دردِ اضطرابِ عاشقان ہے — شرابِ ساغرِ پیرِ مغان ہے

یہ اک چشمِ خماری کا فسون ہے — یہ صحرائے محبت کا جنون ہے

یہ ذوق و شوق بزمِ چشتیان ہے — مقامِ جلوہ گاہِ خواجگان ہے

یہ دردِ دل ہے الفت آشنا کا — یہ غوغا ہے محبت آزما کا۔

پری زادانِ ہندی کا ہے منتر — سیہ چشمانِ پُرفن کا ہے جنتر

کسی رعنا ادا کی شوخیاں ہیں
کسی بیتاب دل کی گرمیاں ہیں

مے ناب محبت کا ہے یہ جام
شرابِ معرفت پیتے ہیں گلفام

فراق و وصل کا یہ گلستان ہے
یہ خوش پیکر حسینوں کا جہان ہے

یہ سوزِ آتشِ شعلہ رخان ہے
یہ رنگِ بادۂ عشقِ بتان ہے

یہ دورِ جامِ بزمِ عارفان ہے
یہ شورِ خانقاہِ واصلان ہے

نمونہ ہے یہ عشقِ فتنہ زا کا
شگوفہ ہے گلستانِ وفا کا

یہ کامل ہے حسنِ کاملون کا
گلستانِ بقا ہے واصلون کا

حسینون کیلئے ہے دامِ الفت
ہے معشوقونکا اورنگِ محبت

دلِ بیتاب عاشق کا ہے نالہ
مجاز آرا حقیقت کا پیالہ

فغانِ ناصرِ ناشاد ہے یہ
کتابِ نالہ و فریاد ہے یہ

پڑھا کر اسکو پیارے صبح اور شام
فراقِ یار کا عشرت ہے انجام

عزیزے اویارِ جانی ماہ پیکر
یہ آخر کی غزل سن دل لگاکر

غزل

تو کر یادِ خدا اے یارِ جانی
بجز حق سب بھلا اے یارِ جانی

خدا کا نام اور خیر الورا کا
پڑھا کر بر ملا اے یارِ جانی

ہین کوئی دن کے یہ یاران دلجو
نہ ان سے دل لگا اے یارِ جانی

ادا و غمزہ و شوخی کا منتر
ہے کوئی دن ہی کا اے یارِ جانی

یہ تیری چاند سی پاکیزہ صورت
کہان بعد از فنا اے یارِ جانی

لحد میں ماسوا نیکی بدی کے
نہو گا دوسرا اے یارِ جانی

نہین جس دل مین شورِ عشق و الفت
وہ ہے کس کام کا اے یارِ جانی

یہ سب جھوٹے ہین تیرے یار و غمخوار
نہ انکے دم مین آ اے یارِ جانی

نہ جاگا ساتھ تیرے کچھ یہان سے — عمل کے ماسوا اے یارِ جانی
جہان تیرے گئے آباؤ اجداد — وہان تو جائیگا اے یارِ جانی
ہے کوئی دن کی یہ بزم محبت — نہ ہونا آشنا اے یارِ جانی
اگر کچھ بھی سمجھ سے ہو علاقہ — خدا سے دل لگا اے یارِ جانی
تری چشم فسونگر کا فسانہ — ہو ہمرنگِ حنا اے یارِ جانی
نہ آئیگا تری تربت پہ کوئی — بجز بادِ صبا اے یارِ جانی
وہ ناصر جو ترا شیدا ہے دل سے — ہے مقبولِ خدا اے یارِ جانی

ہے ناصر مست صہبائے محبت
اوسے مرشد بنا اے یارِ جانی

تقریظ جامع علوم و فنون یگانۂ دوران عالی خاندان سرشار جام عرفان زبدۃ الاذکیا برہان الشعرا الفاضل الکامل مولنا مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب بیدل دامت مجدہم فی الحال مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ عالیہ حیدرآباد دکن خلف الصدق مولنا حافظ احمد علی صاحب محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ و شاگرد رشید مرزا اسد اللہ خان صاحب غالب دہلوی ؛

بدء کلام بکلام قدیم ؛
بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛

ہے پیشِ نظر کلامِ ناصر — ذی علم و ذکی فہیم شاعر
ہر شعر ہے مثنوی کا گویا — سوگندِ کلامِ ربِ اعلے
وہ بحرِ صفا گوہر فشان ہو — ہر موج سے جسکی یہ عیان ہو
مضمونو کے سامنے پڑے ہین — قلزم بادۂ فکر سے بھرے ہین
اجمال ہے وہ کہ جسکی تفصیل — فرقِ توحید کا ہے اکلیل

کثرت سے کیا ثبوتِ وحدت	وحدت ہین دکھائی ہے حقیقت
ہین بہرِ عوام سیدہی باتین	سالک کو سلوک کی ہین گھاتین
جو دیکھے وہ اس سے فیض پائے	جتنی ہو سمجھہ مزا اوٹھائے
وہ بادہ کشِ قسیم کوثر	ہمنامِ شفیعِ روزِ محشر
ہین میرے عزیز ذی لیاقت	ذی فہم و خلیق و ذی مروت
ہے فضل و کمال مین یگانہ	افسونِ سخن مین بہی یگانہ
وہ مستِ سخن ہے مستِ وحدت	سیاحِ منازلِ حقیقت
منقول کے فن مین بہی ہے یکتا	ہے زہد مین اوسکا کون ہمتا
وہ مستِ الست باخدا ہے	شیدائے حبیبِ کبریا ہے
چشتی بہی ہے قادری بہی ہے وہ	عارف بہی ہے صابری بہی ہے وہ
ہتا جی مین کہ خوب کچھہ لکھون مین	فرصت ہی نہین ہے کیا لکھون مین
پر آتا نہین ہے غرمِ تحریر	کرتا ہون دعا یہ ختمِ تحریر

بیدل کی دعا ہے ربِ باری
تا حشر رہے یہ فیض جاری

از گرامی شان عالی خاندان مقبولِ ایزد منان شفیق پیرانِ عظام رئیس ابن رئیس امیر ابن امیر صوفی با صفا زاہد با تقا حضرت حکیم محمد ولایت علیخانصاحب خلف الصدق حکیم سعادت علیخان صاحب رئیسِ اعظم قصبہ آنولہ ضلع بریلی دامت مجدہم

چون درِ عرفان بطرزِ مثنوی	حضرتِ ناصر بسلکِ نظم سفت
کلکِ شوقم بے تردد اے کلیم	سال منظور الزبان بیک لخت گفت

ولہ اردو

مرے شیخ کامل کی یہ مثنوی	ہوئی دلکش ہر صغیر و کبیر

یہ وہ مثنوی عبرت انگیز ہے — کہ جس کا ہر اک شعر ہے دلپذیر
وہ مولانا ناصر ہین عالی مقام — کہ جنکے ہوئے اہلِ معنی اسیر
سنِ ہجری تیرہ سو پچیس تھا — چھپی جبکہ یہ مثنوی بے نظیر

از گرامی شان مقبول خواجگان صوفی با صفا مولوی سید محمد اشرف علی صاحب مدرس ساکن قصبہ گنّور ضلع بدایون

نظمست کہ شادیِ مشایخ — آبادیِ وادیِ مشایخ
شیخ کامل جنابِ ناصر — بہ نمودہ منادیِ مشایخ
شد سال چو مثنوی طریقت — ناصر شدہ ہادیِ مشایخ
۱۳۲۵ھ

از جامع علوم و فنون مولوی ظفر الدین صاحب ظفر سہسوانی سلمہ

شاہ ناصر خسروِ ملکِ سخن — چون دُرِ عبرت بسلکِ نظم سُفت
بابِ وحدت بر رخِ کثرت کشود — دادِ معنی داد بے گفت و شُنفت
سالِ تاریخش ظفر از راہِ غور — مثنویِ قابلِ توصیف گفت
۱۳۲۵ھ

از مجمعِ حسنات مجسّم برکات مولانا مولوی رفیع الدین صاحب رئیس قصبہ گنّور ضلع بدایون سلمہ

مومنو یہ نعت خوانیِ ناصری جو آج ہے — اسکے عوض مین سمجھو لو حشر مین کل تاج ہے
اہلِ ظاہر کو اسی محفل مین ملتی ہے مُراد — اہلِ باطن کو اسی مین باطنی معراج ہے

ولہ

ہو الٰہی عمرِ حضرت خواجہ ناصر کی دراز — مسندِ ارشاد پر دائم رہین با عز و ناز
اُنکے احباب و عیال و اقربا اور سب مرید — خوش رہین مقبول ہو میری دُعا اے کارساز

ولہ

مجلسِ میلاد مین اے مومنو با عز و شان — تخت پر ہین جلوہ فرما خواجہ ناصر جہان
اُٹھ کے پا بوسی کرو آداب سے سر کو جھکا — مومنو پھر تم کہان اور خواجہ ناصر کہان

ولہ

یا خدا چون ہست آن فرزند ناصر بیعدیل — اسم او فیضان احمد عمر او بادا طویل
ظلِ ناصر بر سرِ او دائما مبسوط باد — این دعا را بکن مقبول اے رب جلیل

وله

این دعا مقبول فرما یا آلہ العالمین — از طفیل سید الکونین ختم المرسلین
بر درت بنہادہ سر ملتمس ہمین گوید ہمین — تختِ دلِ ناصر بود چون مہر چرخ چارمین

تقریظ از جانِ عشق و محبت کانِ درد و سوز مست بادہ صابری سرشار جامِ ناصری مولوی سید نثار علی مولود خوان بریلوی تخلص نثار شاگرد و مرید جناب مولانا ناصر

ہمارے حضرتِ ناصر کی تحریر — گلستانِ محبت کی ہے تصویر
لکھوں کیا انکی مین ناچیز تعریف — ہے انکا فضل ذاتی انکی توصیف
وہ ناصر صاحبِ کشف و کرامت — وہ ناصر فیض کی ہی جنکے شہرت
وہ ناصر جو امامِ صوفیا ہے — وہ ناصر جو حبیبِ اولیا ہے
وہ ناصر فیضِ صابر کا تماشا — وہ ناصر قادری نسبت کا دریا
وہ ناصر شمعِ بزمِ اصفیا ہے — وہ ناصر مہرِ چرخِ اتقیا ہے
وہ ناصر جو کہ مقبولِ خدا ہے — ولی ہے متقی ہے پارسا ہے
وہ شیخِ وقت ہے عالم کا رہبر — جہانِ عشق و الفت کا پیمبر
وہ شیخِ وقت ہی شیخ زمان ہی — محبت مین امامِ عاشقان ہی
وہ ناصر جانِ عرفان شانِ فیضان — وہ ناصر محو نورِ پاک سبحان
امامِ وقت ہے وہ شیخِ کامل — جہانِ فضل ہے وہ مردِ فاضل
وہ بدمستی ہے رنگِ بیخودی مین — کہ حق بینی ہے شانِ مرشدی مین
مقامِ بیخودی ہے جلوہ آرا — کلامِ محویت ہے آشکارا
رسولِ پاک کا محو لقا ہے — حبیبِ کبریا کا شیفتہ ہے

نگارِ خلد عشقِ مصطفےٰ ہے
علاؤالدین صابر کا پیارا
لگائے نعرۂ یاہو جو دل سے
قلندر مشربی میں ہے وہ یکتا
تصوف میں ہے مشہورِ زمانہ
ہے سوزِ عشق پیدا ہر سخن سے
عیان ہر شعر سے اس مثنوی کے
ہے ہر پہلو سے ہر مصرع کے پیدا
اوٹھاؤ جسطرح جی چاہے لذّت
کروڑے مومنانِ اہلِ سُنّت
دیا ہے جسنے اُنکے ہاتھہ میں ہاتھہ
ہین میرے جتنے یارب پیر بھائی
رہین دُنیا و دین میں آبرو سے
پڑھے یا جو سُنے اِس مثنوی کو
جو ہین ناصر کے بدگو اور بدبین
نثار اب روک بانگِ اسپِ تقریر
بیا بگذار پیش شیخ ما دست
بیا تا بر درِ ناصر نشینم
بیا بنگر درِ ناصر که آن جا
بیا بیعت بکن از ناصرِ ما
بیا داخل شو اندر خاندانے

جہانِ بیخودی کا وہ خدا ہے
ولی اللہ ہے مرشد ہمارا
گُلِ عرفان کھِلے بستانِ گُل سے
وفاکیشی میں اُلفت کا تماشا
فسونِ جذبِ اُلفت کا فسانہ
شرر جھڑتے ہین ہر حرفِ دہن سے
مجاز آرا حقیقت کے ہین جلوے
جمالِ حُسنِ صورت نورِ معنےٰ
ملاحت کی صباحت کی حلاوت
ہمارے حضرتِ ناصر سے بیعت
وہ بے شک ہیں رسُولُ اللہ کیا تھہ
اور ہین جو پیر بھہین یا الٰہی
نہ پہونچے رنج و غم اُنکو عدو سے
الٰہی دو جہان میں سُرخرو ہو
وہ غارت ہون کہو سب ملکے آمین
اوران اشعار پر کر ختم تحریر
که از بوئے کبابِ دل شوی مست
نزولِ رحمتِ حق را به بینیم
تجلی ہاست مشتاقِ تماشا
بیا برگیر ذیلِ صابرِ ما
که ارضِ اوست فوقِ آسمانے

خاتمہ مثنوی

خواجۂ ناصر کے ہوں حاسد پریشاں مثلِ زلف	خواجۂ ناصر کے ہوں احباب خنداں مثلِ گل

شکر ہے اُس مالک پروردگار کا کہ جسکی نسیمِ بہار سے ریاحینِ زمانہ سرسبز و شاداب ہیں اور جسکے فیضانِ لطافت سے ان ایام فرخندہ فرجام میں مثنوی فغانِ ناصر از تصنیف شریف برہان الشعرا شیخ العلما ابو المعالی والمحافظ والاَمر اشجعت الکملا و الصوفیا زبدۃ العشاق مشہورِ آفاق عالی خاندان والا دودمان نجیب الطرفین شریف الجانبین عارف باللہ محبوب اہل اللہ مست بادۂ صابری سرشارِ کاسۂ قادری قبلۂ دردمندان۔ کعبۂ عاشقان دستگیرِ خدا پرستان خضرِ صحرائے عرفان شیخِ وقت ابو الفیضان ناصر الاسلام عاشقِ خیر الانام مرجعِ خواص و عوام وحید الدہر فرید العصر حضرت سید نا مرشدنا ہادینا مولانا مولوی ناصر الدین احمد المشتہر بہ مولوی محمد شفیع صاحب تخلص ناصر دامت برکاتہم خلف ارشد و جانشین صادق حضرت پیر دستگیر حجت العاشقین برہان الکاملین قلندر مشرب مرشد پاکان حضرت قبلہ و کعبہ مولانا خواجہ طفیل علی صاحب چشتی صابری قادری رئیس قصبہ رام پور ضلع سہارنپور محلہ محل نور اللہ مرقدہٗ سے بہ حسب الارشاد گرامی شانِ عالی خاندان مقبول خواجگان دریا دل حاتم وقت عاشق ذات پیر و مرشد مکرمی جناب مرزا غلام حیدر بیگ صاحب رئیس بانس بریلی محلہ ذکاقی متصل گنبذ ناہ مطبع نادری بریلی میں بحسن اہتمام گرامی شان مولوی سید نثار علی صاحب مولود خوان میلادی مطبوع ہوکر نظر افروز اہل عشق و محبت ہوئی ۔ جان اسپہ جو جاتی ہے تو دم بند ہے اوسپر رفتار غضب ہے تری گفتار غضب ہے۔ اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے اور اپنے حبیب کے صدقہ سے مولانا مرشدنا حضرت خواجہ ناصر کی عمر شریف میں برکت عطا فرمائے اور حضرت مولانا کے صاحبزادے عالیجاہ مولوی فیضان احمد صاحب حیاتہم کو علم ظاہری اور باطنی عطا فرمائے اور سچا جانشین حضرت مولانا کا کرے اور عمر طبعی کو پہونچا ئے اور آپکے بدگو بدخواہ حساد نامراد اعدائے بدنہاد مدام تباہ اور برباد اور ذلیل و خوار رہیں اور یار و احباب بادۂ نشاط سے سرشار اور شاہدِ مراد سے ہمکنار۔ راقم الحروف خادم الطلبا مولوی سید حکیم یاد علی ذاکر ساکن قصبہ آنولہ ضلع بریلی محلہ قلعہ و کمترین بندگان مولوی منشی عنایت رسول ساکن بریلی چشتی صابری ناصری محلہ گھیر سوجی خان۔

ہمارے حضرت پیر مرشد قبلہ و کعبہ شیخ وقت ناصر الاسلام ابو الفیضان سیدنا مولانا حضرت مولوی محمد شفیع صاحب عرف خواجہ ناصر چشتی صابری قادری رئیس قصبہ رامپور ضلع سہارنپور محلہ محل دامت برکاتہم کا شجرہ نسبی یعنی نسب نامہ

حضرت ناصر الاسلام مولانا ناصر الدین احمد عرف ابو الفیضان مولوی محمد شفیع صاحب عرف خواجہ ناصر دامت برکاتہم
بن خواجہ طفیل علی آپکی تاریخ وصال عجیب غریب ہے مزار شریف پر کندہ ہے وہ یہ ہے۔ خواجہ طفیل علے رامپوری
بن خواجہ امام علی بن خواجہ فضل علی بن خواجہ محمد پناہ بن خواجہ غلام فرید الدین بن خواجہ غلام علاء الدین بن شیخ
المشائخ خواجہ محمد سالار اونکی تاریخ وصال اونکے روضہ پر یہ کندہ ہے شد آفاق محمد سالار بن خواجہ شاہ
عبد الصمد بن خواجہ ابو محمد بن خواجہ بہکاری بن خواجہ عبد الصمد بن خواجہ سالار کہ بہ سبب جاگیر خود در سہارنپور اقامت گزیدند بن خواجہ
فرید ملک الشیخ بن خواجہ ضیاء الدین بن ملک مردان و دست شد و خواجہ موصوف ہمراہ بادشاہ از ہرات آمدہ صوبہ
ملتان فتح آن جا وطن ورزیدند بن خواجہ ظہیر الدین غازی بن خواجہ مبارک بن خواجہ محمد ارشد بن خواجہ ملک
منان بن خواجہ عبد الوہاب بن خواجہ نظام الملک بن خواجہ برہان الملک بن خواجہ شکور الملک بن خواجہ
عبد القدوس بن خواجہ مسعود بن خواجہ مبارک بن خواجہ حامد بن قطب الاقطاب حضرت مولانا خواجہ
عبد اللہ انصاری بن خواجہ ابو المنصور بن خواجہ ابو علی بن خواجہ ابو الغیاث بن خواجہ ابو الفیض
بن خواجہ ابو الارشد بن خواجہ ایوب بن خواجہ ابو المنصور بن خواجہ ابو ایوب انصاری
مدنی خزانچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ بن خالد بن زید
بن کلب بن ثعلب بن عبد عوف بن غنم بن عوف بن جشم بن غنم بن مالک بن نجار بن عمرو بن الحراج بن حارثہ العطریق بن امرء القیس
النطریق بن ثعلبہ بن مازن بن ارد بن غوث بن نبت بن مالک بن زید بن کہلان بن عبد الشمس
ملقب بسبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان بن ہود علیہ السلام بن عابر بن شیخ ارفخشد بن سام
علیہ السلام بن نوح علیہ السلام بن لامک علیہ السلام بن متوشلخ بن اخنوخ بن ادریس علیہ السلام بن یارد
بن مہلائیل بن قینان بن انوش علیہ السلام بن شیث علیہ السلام بن آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

ہمارے شیخ کامل خواجہ ناصر کا نسب نامہ
شرافت کی فضیلت کا عجب خوشرنگ ہے جامہ

کتبہ سید انتظام علی ابن مولوی سید نثار علی مولود ژان بریلوی